باطل کا دماغ کب درست کرو گے؟

پروفیسر ابوطلحہ عثمان ایم اے

''تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ کی راہ میں بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں۔ ہمارا کوئی حمایتی کوئی مددگار اپنے پاس سے بنا دے۔'' (سورہ نساء)

مطلب یہ کہ اہل اسلام کے لیے جہاد چھوڑنے کا کوئی عذر نہیں۔ کمزور مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں کی مظلومیت حد کو پہنچ چکی۔ یہ الفاظ جہاد کے فرض ہونے کی دلیل ہیں۔

معاہدہ حدیبیہ کے بعد مکّہ مکرمہ پر چڑھائی کا ایک سبب مظلومین مکہ کی مدد اور دوسرا سبب بنی خزاعہ پر ظلم کا بدلہ لینا تھا جن کا مسلمانوں کے ساتھ دفاعی معاہدہ تھا۔ مدینہ کے ایک یہودی قبیلے سے معاہدہ تھا۔ انہوں نے ایک مسلمان عورت سے سخت کلامی کی جس کی بنا پر اُنہیں مدینہ سے بہ جبر نکال دیا گیا......

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک مسلمان کے ساتھ ایک نصرانی سالار فوج نے زیادتی کی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کمانڈو بھیج کر اُس نصرانی کو اٹھوالیا۔ مظلوم مسلمان کو بدلہ دلوادیا پھر نصرانی سالار کو اس پیغام کے ساتھ واپس پہنچادیا کہ مسلمان لاوارث نہیں ہیں اور تم ہماری گرفت سے قطعاً باہر نہیں ہو۔

عباسی خلیفہ معتصم باللہ اتنا دھڑلے کا بادشاہ نہیں تھا مگر ایمانی غیرت میں کمزور نہیں تھا۔ عموریہ شہر پر نصرانی حکمرانی تھی۔ ایک مسلم خاتون سے گستاخانہ رویہ اختیار کیا گیا۔ مسلم خاتون کے منہ سے الفاظ نکلے ہائے معتصم! (**وا معتصم**) یہ آواز خلیفۃ المسلمین تک پہنچادی گئی۔ خلیفہ نے جواباً کہا: ''**لَبَّیْک لَبَّیْک یَا اُخْتَاہ**! (میری بہن میں ابھی پہنچا) خلیفہ نے بلا تاخیر اسلامی لشکر تیار کیا اور عموریّہ پر چڑھائی کر دی۔ چند ہی دنوں میں عموریّہ فتح ہو چکا تھا اور گستاخ نصرانی پابہ جولاں مسلم مظلوم خاتون کے سامنے کھڑا معافی مانگ رہا تھا۔

ہارون الرشید کے زمانے میں روم کے بادشاہ نقفور نے جزیہ سے انکار کا خط لکھا اور یہ کہ ہمارا پہلا ادا کردہ جزیہ بھی واپس کرو......امیر المؤمنین نے خط کی پشت پر مختصر جواب لکھا: ''امیر المؤمنین کی جانب سے نقفور رومی کتے کے نام! اے کافرہ کے بچے میں نے تیرا خط پڑھ لیا ہے۔ جواب بھیج رہا ہوں مگر اس جواب کا تعلق پڑھنے سے نہیں سننے کے ساتھ نہیں دیکھنے کے ساتھ ہے۔'' مجاہدین کا ایک لشکرِ جرّار نقفور کے سامنے کھڑا تھا......اس نے معافی مانگی تمام رقم جزیہ کی اور مزید جرمانہ کی ادا کی اور آئندہ کبھی غدّاری نہ کرنے کا عہد کیا۔

آخری عثمانی خلیفہ عبدالحمید عثمانی سے سپر پاوروں نے یہودیوں کے رہنے کے لیے فلسطین میں ایک قطعہ زمین مانگا جس کے بدلے آج کی بولی ڈالروں کے ڈھیر پیش کیے۔۔۔۔۔مگر غیرت مند امیر المؤمنین نے پاؤں کے انگوٹھے سے زمین سے مٹی کھودی اور فرمایا اگر میرے سامنے سونے کے پہاڑ کھڑے کر دیے جائیں تب بھی میں فلسطین کی اتنی سے مٹی دینے کو گوارانہ کروں گا۔۔۔۔۔اس سے مایوس ہو کر باطل کی سپر طاقتوں نے مسلمانوں ہی میں سے دکن و بنگال کے جعفر و صادق جیسے افراد تلاش کیے۔ انہیں کمال پاشا جیسا ایک آستین کا سانپ مل گیا جس نے لارنس آف عریبیا جیسے شیطانوں سے مل کر حبشی عبداللہ بن سبا جیسا کھیل کھیلا۔ عربی، عجمی، مصری، ترکی وغیرہ وغیرہ کے نام پر عظیم مسلم خلافت کو پارہ پارہ کر دیا۔۔۔۔۔آج صدیوں بعد مسلم قوم میں کسی حد تک روح جہاد زندہ ہوئی ہے جس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیسے بیسیوں مسلم بیٹیوں کو بیچنے والے مداری پرویز کو اپنے آقاؤں کے قدموں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ مگر بگرام جیل، گوانتانامو اور اس جیسی بے شمار اذیت گاہوں میں کمزور مسلم خواتین، قیدی مجاہدین، مسلمان بچے عالم اسلام کے مجاہدوں کو اپنی مدد کے لیے پکار رہے ہیں، بوسنیا، چیچنیا، فلسطین، اراکان اور کشمیر کے مظلوم مسلمان آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہمیں آواز دے رہے ہیں۔ قانون یہ ہے کہ جہاں ایک دفعہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کا پرچم لہرا چکا ہو، جہاں ایک دفعہ ''محمد رسول اللہ'' کا نظام نافذ ہو چکا ہو وہ علاقہ قطعی طور پر اسلامی سرزمین ہے چاہے وہ اندلس کی وادی ہو یا کشمیر و فلسطین ہو، جنوبی سوڈان ہو یا مشرقی تیمور۔۔۔۔۔اسلام اور مجاہدینِ اسلام نے کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا مگر اسلام زمانے میں دبنے کے لیے بھی نہیں آیا۔ جب بھی کبھی مسلم جوان غیرت مندانہ قدم اٹھاتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں فرشتوں کو ان کی مدد کے لیے بھیج دیا جاتا۔ یہ فرشتے آسمانوں سے ہی تربیت لے کر آتے ہیں (القرآن)

اے مسلم جوان چیچنیا، فلسطین، صومالیہ، بوسنیا اور کشمیر کی مظلوم بیٹیاں مدد کے لیے پکار رہی ہیں۔ عافیہ صدیقی جیسی ان گنت مسلم بیٹیاں تشدد اور دہشت کا شکار ہیں۔ ابن قاسم، غازی طارق بن زیاد، خالد بن ولید اور صلاح الدین ایوبی کے جانشینو! تم باطل کا دماغ کب درست کرو گے؟